روزنامہ

جمعہ 29 مئی 2015ء 10 شعبان 1436 ہجری 29 ہجرت 1394 ہش

چغلی منع ہے

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چغلی کرنے اور چغلی سننے

دونوں سے منع فرمایا ہے۔

(مجمع الزوائد جلد8 صفحہ 91 باب ماجاء فی الغیبۃ والنمیمۃ)

ارشادات عالیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

صبر کے ایک معنی یہ ہیں کہ زبان کو قابو میں رکھا جائے۔ زبان زیادہ تر اس وقت بے قابو ہوتی ہے جس وقت ایک دوسری بے قابو زبان انسان پر اندھا دھند وار کر رہی ہوتی ہے۔ طبیعت میں ایک جوش اور غصہ پیدا ہوتا ہے اور زبان سختی کے مقابلہ میں سختی کی طرف جھک جاتی ہے لیکن ہمارا خدا ہمیں کہتا ہے فَاصْبِرْ عَلٰی مَا يَقُوْلُوْنَ (طٰہٰ:131) جو کچھ بھی وہ کہتے ہیں تمہیں غصہ تو آئے گا۔ تمہارے نفسوں میں جوش تو پیدا ہوگا۔ تمہاری زبان بے قابو ہونے کے لئے تڑپ رہی ہوگی مگر اس زبان پر وہ لگام ڈالے رکھو جو لگام میں نے تمہیں دی ہے۔ اسے بے قابو نہ ہونے دو۔

صبر سے کام لینا کیونکہ جب تم زبان کو قابو میں رکھو گے تو آسمان سے کئی زبانیں تمہارے حق میں کھلیں گی اور فرشتے آئیں گے اور ان دکھوں کا جواب، ان گالیوں کا جواب، ان سختیوں کا جواب، فرشتے دیں گے لیکن اگر تمہاری زبان بے قابو ہوگئی تو پھر تم فرشتوں کی مدد سے محروم ہو جاؤ گے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ زبان کو قابو میں رکھنے کے لئے ہم تمہیں ایک تدبیر بتاتے ہیں۔ ہم تمہیں ایک نسخہ دیتے ہیں جب زبان سختی کے مقابلہ میں سختی کرنا چاہے تو یہ نسخہ استعمال کرو۔ سبح بحمد ربك (طٰہٰ:131) تم اپنی زبان کو اس وقت اپنے رب کی حمد میں لگا دو اور اس کی تسبیح میں لگا دو۔ اسی آیت کے آخر میں فرمایا لعلك ترضی (طٰہٰ:131) یعنی اس وقت اس غرض سے حمد اور تسبیح شروع کر دو تاکہ تم خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرو۔ پس زبان کو قابو میں رکھنے اور زبان کی سختیوں اور زبان کے طعنوں اور زبان کی ایذاء اور زبان کے وار کا مقابلہ زبان سے نہیں کرنا۔

......دشمن طعنہ دے گا۔ دشمن زبان سے سختی کرے گا، افترا کرے گا، اتہام لگائے گا، سینوں کو چھلنی کر دے گا لیکن تمہاری زبان ان زبانوں کا مقابلہ کرنے کے لئے نہیں بنائی گئی بلکہ تمہارے منہ میں زبان اس لئے رکھی گئی ہے کہ سبح بحمد ربك کہ خدا کی حمد کرتے رہو اور اس کی تسبیح بیان کرتے رہو۔ (خطبات ناصر جلد دوم صفحہ 510)

اللہ تعالیٰ نے زبان ہمیں اس لئے عطا کی ہے کہ ہم اس کو ذکر الٰہی کرنے کا ذریعہ بنائیں اور ہر وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہیں اور یہ ایک بڑی نعمت ہے اس لئے کہ جو ذکر زبان سے کیا جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو کھینچتا ہے اور اس کے لئے نہ مال خرچ کرنا پڑتا ہے اور نہ دنیوی اسباب لگانے پڑتے ہیں، نہ اپنے کاموں کا حرج کرنا پڑتا ہے۔ صرف عادت ڈالنے کی بات ہے اس لئے نیکی کی عادت ڈالنی چاہئے ہم اپنی زندگی کا ہر زندہ لمحہ جو سویا ہوا نہیں ہوتا بلکہ بیدار ہوتا ہے اس کو ہم ذکر الٰہی میں لگا سکتے ہیں۔ پس زبان کی اصل غرض یہ ہے کہ یہ ہمیشہ ذکر الٰہی میں مشغول رہے۔ (خطبات ناصر جلد دوم صفحہ 913)

اگر تمہاری زبان بے قابو ہوگئی تو پھر تم فرشتوں کی مدد سے محروم ہو جاؤ گے۔ (خطبات ناصر جلد دوم صفحہ 511)

ہمارے ہر عمل کو یہ پاک سے پاک تر بھی بنا سکتی ہے اور ہمارے ہر عمل کو یہ ضائع بھی کر سکتی ہے۔ (خطبات ناصر جلد دوم صفحہ 128)

قول احسن کے اصول پر کاربند ہوئے بغیر کوئی شخص خدا کے عباد میں شامل نہیں ہو سکتا۔ (خطبات ناصر جلد دوم صفحہ 120)

سلامتی کا تعویذ

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”قرآن شریف میں تمام احکام کی نسبت تقویٰ اور پرہیزگاری کے لئے بڑی تاکید ہے۔ وجہ یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کے لئے قوت بخشتی ہے۔ اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کے لئے حرکت دیتی ہے۔ اور اس قدر تاکید فرمانے میں بھید یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک باب میں انسان کے لئے سلامتی کا تعویذ ہے۔ اور ہر ایک قسم کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے حصن حصین ہے۔ ایک متقی انسان بہت سے ایسے فضول اور خطرناک جھگڑوں سے بچ سکتا ہے جن میں دوسرے لوگ گرفتار ہو کر بسا اوقات ہلاکت تک پہنچ جاتے ہیں۔

(ایام الصلح، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 342)

خطبہ جمعہ وخطابات حضور انور

برموقع جلسہ سالانہ جرمنی 2015ء

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کا 40واں جلسہ سالانہ مورخہ 5 تا 7 جون 2015ء کو کالسروئے جرمنی میں منعقد ہو رہا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت اس جلسہ کو رونق بخشیں گے۔ حضور انور کا خطبہ جمعہ، خطابات اور عالمی بیعت ایم۔ ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کئے جائیں گے۔ پاکستانی وقت کے مطابق درج ذیل اوقات میں یہ پروگرام نشر ہوں گے۔ احباب نوٹ فرمالیں اور بھرپور استفادہ فرمائیں۔

5 جون	پرچم کشائی	4:45pm
5 جون	خطبہ جمعہ	5:00pm
6 جون	مستورات سے خطاب	3:00pm
6 جون	جرمن احباب سے خطاب	7:00pm
7 جون	عالمی بیعت	6:45pm
7 جون	اختتامی تقریب کا آغاز	7:15pm
7 جون	اختتامی خطاب	8:00pm

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال و جواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

خطبہ جمعہ 24 اپریل 2015ء

س: مذہب کے مخالف لوگوں کی طرف سے کون سا سوال کثرت سے پھیلایا جاتا ہے؟

ج: فرمایا! ایک سوال آجکل پہلے سے زیادہ شدت سے نوجوانوں کے ذہنوں میں خاص طور پر اور معاشرے میں عموماً ان لوگوں کی طرف سے کثرت سے پھیلایا جاتا ہے جو مذہب کے خلاف ہیں۔ یا صحیح رہنمائی نہ ہونے کی وجہ سے وہ مذہب بلکہ خدا سے بھی دور ہٹ گئے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ اگر اچھے اخلاق ہوں یا اگر دنیاوی تعلیم اچھے اخلاق کی طرف لے جاتی ہے تو پھر مذہب کے ماننے کی کیا ضرورت ہے؟ مذہب بھی تو یہی دعویٰ کرتا ہے کہ وہ تمہیں اچھے اخلاق سکھاتا ہے یا مذہب کے ماننے والے یہ کہتے ہیں۔ تو اخلاق تو ہمارے اندر پیدا ہو گئے بغیر مذہب کے بلکہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ دنیاداروں کی اکثریت کے اخلاق مذہب کے ماننے والوں کے اخلاق سے زیادہ بہتر ہیں اور خاص طور پر دین حق کو اس حوالے سے نشانہ بنایا جاتا ہے۔ یہ مسئلہ جو آج زیادہ شدت سے لامذہبوں یا مذہب مخالف لوگوں کی طرف سے اٹھایا جاتا ہے یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ پہلے بھی وقتاً فوقتاً اس طرح کے سوال اٹھتے رہے ہیں۔

س: حضور انور نے دینی تعلیم کو سمجھنے کی بابت احباب جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

ج: فرمایا! اس میں کوئی شک نہیں کہ دین حق ایک کامل مذہب ہے اور اس میں مختلف مسائل کے حل بتائے ہیں۔ قرآن کریم ایک مکمل اور کامل کتاب ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کا کامل اسوہ ہمارے سامنے پیش فرماتے ہیں اور اس اسوہ نے صحابہ رضوان اللہ علیہم میں ایک انقلابی تبدیلی پیدا کی۔ انہوں نے مذہب کو بھی سمجھا اور اخلاق کو بھی سمجھا بلکہ مادی ترقی بھی حاصل کی لیکن ہر چیز کو اپنی جگہ رکھنے کا ادراک بھی حاصل کیا کہ مذہب کہاں رکھنا ہے اخلاق کہاں ہیں مادی ترقی کیا ہے؟ پس ہمارے نوجوانوں، نوجوانی میں قدم رکھنے والوں، بچوں، بلکہ خاص طور پر بڑوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہم اخلاق کی درستی مادی ترقی اور مذہب کے تعلق کو سمجھنے کی کوشش کریں اور پھر اپنی زندگیوں کو اس کے مطابق ڈھالیں۔ کیونکہ اگلی نسلوں کو سنبھالنے کی ذمہ داری بڑوں کی ہے۔ بڑے اس نکتے کو سمجھیں گے تو اگلی نسلوں کو بھی سنبھال سکیں گے نوجوان اس نکتے کو سمجھیں گے تو دینی اور دنیاوی ترقی کی راہیں ان پر کھلیں گی اور ان کو پتا لگے گا کہ دین حق کی تعلیم کتنی خوبصورت تعلیم ہے اور اس کے خلاف بولنے والے جھوٹے ہیں۔

س: خطبہ جمعہ کا بنیادی مضمون کیا بیان ہوا؟

ج: فرمایا! حضرت مصلح موعود نے ایک دفعہ ایک خطبہ دیا کہ اخلاق کی درستی، مادی ترقی اور مذہب کا کیا تعلق ہے اور دین حق اس کو کس طرح دیکھتا ہے؟ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح اپنے عمل سے اور اپنے عملی نمونے سے ہمیں سمجھایا کہ اس کی حقیقت کیا ہے۔ اس سے استفادہ کرتے ہوئے یہ آج میں اس مضمون کو آپ کے سامنے پیش کروں گا۔

س: مغربی ترقی یافتہ لوگ روحانیات اور اخلاقیات کو مادی دنیا کا حصہ بنانے کے لئے کن اعتراضات کا سہارا لیتے ہیں؟

ج: فرمایا! مغربی ترقی یافتہ لوگ جو ہیں وہ یہ کوشش کرتے ہیں کہ روحانیات اور اخلاقیات کو مادی دنیا کا حصہ بنا دیں۔ اگر الہام پر غور کر بھی لیں بالفرض تو یہ کہتے ہیں کہ یہ انسانی افعال کا جزو ہے۔ وہ اخلاق پر غور کریں گے تو اس نکتہ نگاہ سے کہ اس سے انسان کو دنیوی فائدہ ہو گا۔ اخلاق بھی دنیوی فائدے کے لئے ہیں اور اگر مذہب پر غور کریں گے تو یہی کہیں گے کہ ادنیٰ قسم کے لوگ غیر تعلیم یافتہ یا کم تعلیم یافتہ یہ لوگ جو ہیں مذہب کے نام سے جرائم سے بچ جاتے ہیں کچھ حد تک۔ یعنی مذہب کے نام پر ان کا اگر کوئی فائدہ ان لوگوں کو پہنچ سکتا ہے تو وہ صرف اتنا ہے کہ کچھ حد تک اخلاق بہتری اس میں ہو جاتی ہے کہ مذہب کا خوف ہے ان کو۔ وہ بھی اگر صحیح مذہب اپنایا جائے لیکن ان کا یہ کہنا ہے کہ جن میں پہلے ہی اخلاق ہیں ان کو کیا ضرورت ہے مذہب کی۔

س: حضور انور نے مادیات، اخلاقیات اور مذہب کے آپس کے تعلق کو سمجھانے کے لئے احباب جماعت کی کیا رہنمائی فرمائی؟

ج: فرمایا! مادیات اخلاق اور مذہب اس قدر قریب ہیں کہ عام آدمی کو معلوم نہیں ہوتا کہ کہاں سے ایک حد شروع ہوتی ہے اور کہاں ختم ہوتی ہے۔ اس کو سمجھنے کے لئے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ پر غور کرتے ہیں اس کو دیکھتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے مادی مصلح بھی ہیں اخلاقی مصلح بھی ہیں اور روحانی مصلح بھی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ تمام کی جامع ہے۔ اگر ایک طرف آپ حکم فرماتے ہیں کہ الدعاء مخ العبادۃ تو دوسری طرف روحانیت کی تکمیل کے متعلق زور بھی دیتے ہیں۔ صرف یہی نہیں کہ نماز پڑھ لی اور مسئلہ حل ہو گیا بلکہ اس کے مدارج بھی طے کرنے ہیں روحانیت کو بڑھانا بھی ہے۔ دعا کا تعلق اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان ایسا ہے جیسے بچے اور ماں کا تعلق ہوتا ہے۔ دعا کے معنی پکارنے کے ہیں پکارنے والا تب پکارتا ہے جب یقین ہو کہ کوئی میری مدد کرے گا کوئی اپنے دشمن کو تو مدد کے لئے نہیں پکارتا۔

س: دعا کرتے یا کراتے وقت کن تین چیزوں کا پایا جانا ضروری ہے؟

ج: فرمایا! جب ہم دعا کرتے ہیں یا کرنا چاہتے ہیں تو کس طرح اس کو ہمیں دیکھنا چاہئے۔ دعا میں حضرت مصلح موعود کے نزدیک تین چیزوں کا پایا جانا ضروری ہے۔ اول یہ کہ دل میں یقین کرے کہ میری بات قبول کی جائے گی۔ دوسرے یہ اعتماد رکھے کہ جس کو میں پکارتا ہوں اس میں مدد کرنے کی طاقت ہے۔ تیسرے ایک فطری لگاؤ ہے جو انسان کو باقی ہر قسم کے لگاؤ سے پھیر کر اسی کی طرف لے جاتا ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے یا جس کسی سے محبت ہو اس کی طرف) پہلے دو تو عقلی نکتے ہیں۔ تیسری بات فطری لگاؤ یا فطرتی محبت ہے جو ہر دوسری چیز کی طرف سے آنکھ بند کر کے صرف محبوب کی طرف لے جاتی ہے۔ اس کے لئے بچے کی اور ماں کی مثال ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 464)

س: خطبہ جمعہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ کے بارہ میں کیا بیان ہوا ہے؟

ج: فرمایا! دوسری چیز اخلاق ہیں۔ جس میں ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایسے باریک در باریک اخلاقی پہلو ہیں کہ باریک نگاہ سے دیکھنے والا ہی دیکھ سکتا۔ ان تک نہیں جا سکتا جب تک آپ کی رہنمائی نہ ہو۔ اب بیویوں سے حسن سلوک ہے اور محبت کا اظہار ہے۔ گھر کے ماحول کو خوشگوار رکھنے کے لئے یہ بہت ضروری بھی ہے۔ یہ بنیادی اخلاق میں سے ایک چیز ہے۔ بنی نوع انسان کے باہمی تعلقات رشتے داروں کے باہمی تعلقات انسان کے اپنے ذاتی کیریکٹر کی تفصیلات جھوٹ، خیانت، بدگمانی سے پرہیز تمام امور ایسے ہیں جن میں آپ کا اسوہ اور تعلیم کامل اور مکمل ہے اور کوئی شخص بیسوں زندگیاں پا کر بھی ایسا نمونہ نہیں دکھا سکتا جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دکھایا ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 465)

س: مادیات کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کس طرح ہماری رہنمائی کرتی ہیں؟

ج: فرمایا! تیسری چیز مادیات ہے۔ اس میں ہم دیکھتے ہیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اس طرف بھی ہمیں رہنمائی کرتی ہے۔ مثلاً ایک شہری زندگی کے لئے سڑکوں کو کھلا رکھنا ہے پانی کی صفائی کا انتظام ہے شہر بسائے جاتے ہیں یا آبادیاں نئی قائم کی جاتی ہیں تو ان کی طرف بڑے بڑے انجینئر اور سوچنے والے سوچتے ہیں اس طرف توجہ دیتے ہیں آپ نے اس طرف ہمیں توجہ دلائی۔ راستوں کی صفائی کا تعلق ہے آپ نے اس طرف توجہ دلائی۔ مکانوں کو کھلے اور ہوادار بنانے کا تعلق ہے آپ نے اس طرف توجہ دلائی۔ تمام مادی چیزوں اور دنیاوی چیزوں کی طرف بھی آپ نے توجہ دلائی چاہے وہ حکومتی معاملات ہیں یا تمدن ہے یا تجارت ہے یا صنعت ہے ہر چیز کو اپنے اپنے موقع پر آپ نے بیان فرمایا اور اس کی بڑی تفصیلات آپ کی سیرت سے ہمیں ملتی ہیں۔

س: مادیات اور مذہب کا تعلق سمجھاتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا کون سا واقعہ حضرت مصلح موعود نے بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! ایک واقعہ آپ کے متعلق آتا ہے کہ کچھ زمیندار اپنے کھجور کے باغ میں (کھجور کے پودے نر اور مادہ علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں) نر کا مادہ جو ہے (بور جو ہے) وہ مادہ میں ڈال رہے تھے۔ آپ کا وہاں سے گزر ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ کیا حرج ہے کہ اگر اس کو اس طرح نہ ملاؤ خود بھی ہوا کے ذریعہ یہ مل سکتا ہے۔ لوگوں نے اسے ملانا چھوڑ دیا۔ اس سال یا اگلے سال اس پر نہیں عمل ہوا تو پھل بہت کم آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وجہ پوچھی تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے ہی منع فرمایا تھا۔ آپ نے فرمایا میں نے حکم نہیں دیا تھا۔ ان دنیاوی باتوں کو آپ لوگ مجھ سے زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ یہاں اب گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مادیات کو مذہب سے جدا کر دیا۔ وہ زبان بھی خدا کے رسول کی زبان تھی جس نے یہ کہا تھا کہ کیا ضرورت ہے ملانے کی اور وہی زبان اللہ تعالیٰ کے احکامات بھی بتاتی تھی ہمیں مگر باوجود اس کے کہ وہ خدا کے رسول کی زبان تھی آپ نے مادیات کو مادیات قرار دے کر فرمایا کہ تم ان باتوں کو زیادہ جانتے ہو۔

س: مغربی ترقی یافتہ گروہ یا فلاسفروں نے خدا تعالیٰ کا کیا تصور پیش کیا ہے؟

ج: فرمایا! حضرت مصلح موعود لکھتے ہیں کہ ان کے فلاسفروں نے اس زمانے میں کہا کہ سوال یہ نہیں کہ خدا نے دنیا کو کس طرح پیدا کیا بلکہ یہ ہے کہ انسان نے خدا کو کس طرح پیدا کیا۔ (نعوذ باللہ)۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ اس طرح ان لوگوں نے خدا کو بھی مادیات کا حصہ قرار دے دیا۔ اس زمانے کے فلاسفروں نے یہ خود ساختہ خدا بنایا تھا اور بہت سے ان میں سے ایسے بھی تھے جو اس خود ساختہ خدا پر یقین بھی رکھتے تھے لیکن پھر بعد کے آنے والے جو فلاسفر ہیں یا ترقی یافتہ کہلانے والے ہیں اس طرح کے مادی خدا بنانے کی وجہ سے آہستہ آہستہ پھر مذہب سے دور ہٹتے گئے اور آجکل اسی خیال کی وجہ سے کہ خدا ایک خود ساختہ چیز ہے موجودہ فلاسفر دہریت کی طرف چلے گئے ہیں بلکہ تعلیم اور روشن خیالی کے نام پر مغربی ممالک میں رہنے والوں کی اکثریت خدا کے وجود سے ہی انکاری ہو چکی ہے اور صرف اخلاق اور مادی ترقی کو

باقی صفحہ 7 پر

جماعت احمدیہ برطانیہ کے زیر اہتمام بارہویں سالانہ پیس سمپوزیم میں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا امن عالم کے قیام کے حوالہ سے بصیرت افروز خطاب

مختلف ممالک کے سفراء ممبران پارلیمنٹ اور دیگر متعدد سیاسی، سماجی اہم شخصیات کی پیس سمپوزیم میں شرکت اور امن کے قیام کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی مساعی پر خراج تحسین۔ ایشین و یورپین میڈیا کے نمائندگان کے ساتھ پریس کانفرنس

رپورٹ: مکرم حافظ محمد ظفر اللہ عاجز صاحب

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ برطانیہ کے زیر اہتمام 14 مارچ 2015ء کو منعقد ہونے والے بارہویں سالانہ پیس سمپوزیم میں شرکت فرمائی۔ حضور انور ایدہ اللہ نے اس کانفرنس کے حاضرین کو امن عالم کے حوالہ سے بصیرت افروز خطاب سے نوازا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے اس خطاب میں دنیا بھر میں شدت پسندی کی تیزی سے پھیلتی ہوئی لہر کو پوری دنیا کے لئے خطرہ قرار دیا اور فرمایا کہ متعدد ممالک میں جو حالات خراب ہو رہے ہیں اس کی وجہ کسی بھی مذہب کی تعلیمات نہیں ہیں۔ یہ مسائل اس وجہ سے پیدا ہو رہے ہیں کہ دنیا طاقت، اثر ورسوخ اور وسائل کو حاصل کرنے کی دوڑ میں اندھی ہو رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے دہشتگرد تنظیموں کی پُرزور مذمّت فرمائی اور فرمایا کہ ISIS، بوکوحرام اور الشباب نامی دہشتگرد تنظیموں کا (دین حق) سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔ حضور انور نے قرآن کریم کی آیات کریمہ کے حوالہ سے فرمایا کہ قرآن کریم تو شدت پسندی کی تمام اقسام کی حوصلہ شکنی کرتا ہے پھر یہ تنظیمیں کس طرح (دین) کے نام پر دہشتگردی اور شدّت پسندی کا جواز پیش کرسکتی ہیں؟

اس پیس سمپوزیم میں ایک ہزار سے زائد مرد و زن شامل ہوئے جن میں چھ سو سے زائد غیر از جماعت مہمان تھے۔ ان مہمانوں میں حکومتی وزراء، مختلف ممالک کے سفراء، ممبران پارلیمنٹ اور ہاؤس آف لارڈز، کئی علاقوں کے میئرز اور سوسائٹی کے مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے سیاسی، سماجی اور مذہبی افراد شامل تھے۔ امسال اس کانفرنس میں شرکت کرنے والے ایک خصوصی مہمان پروفیسر ہائنر بیلفیڈٹ (Professor Heiner Bielefeldt) تھے۔ آپ اقوام متحدہ کی تنظیم میں مذہبی آزادی کے فروغ کے لئے خصوصی مندوب مقرر ہیں۔

امسال پیس کانفرنس کا theme 'مذہب، آزادی اور امن' تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بصیرت افروز خطاب سے قبل مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے مہمانوں کو خوش آمدید کہتے ہوئے مختصراً جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا۔ بعد ازاں بعض معزز مہمانوں نے دنیا میں قیام امن کے حوالے سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ان مہمانوں میں لارڈ ایرک ایوبری (Lord Eric Avebury) وائس چیئرمین پارلیمنٹری ہیومن رائٹس گروپ، ڈاکٹر چارلس ٹیناک (Dr. Charles Tannock MEP) ممبر آف یوروپین یونین پارلیمنٹ و چیئرمین یوروپین یونین فرینڈز آف احمدیہ...... پارلیمنٹری گروپ، لارڈ طارق احمد آف ویمبلڈن وزیر مملکت برائے کمیونٹیز، عزت مآب جناب جسٹین گرینگ (Rt. Hon. Justine Greening) ممبر آف پارلیمنٹ اور سیکرٹری آف سٹیٹ برائے انٹرنیشنل ڈیویلپمنٹ، پروفیسر ہائنر بیلفیڈٹ (Professor Heiner Bielefeldt) خصوصی مندوب برائے مذہبی آزادی، اقوام متحدہ شامل ہیں۔

تمام معززین نے بلا استثناء حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیام امن کے لئے کی جانے والی کاوشوں کو سراہا اور جماعت احمدیہ کے پُرامن مشن کو قابل تقلید قرار دیتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ دنیا میں حقیقی اور پائیدار امن کے قیام کے لئے ہمیں باہمی تعاون سے کام کرنا ہوگا اور شدّت پسندی کے خلاف ایک جہاد کرنا ہو گا۔ جماعت احمدیہ پر اگرچہ دنیا کے مختلف حصوں میں مظالم ڈھائے جارہے ہیں لیکن ان مظالم کے باوجود امن اور بھائی چارہ کا جو سبق جماعت دنیا کو دے رہی ہے وہ بے مثال ہے۔

اس کانفرنس میں وزیر اعظم برطانیہ جناب ڈیوڈ کیمرون کا پیغام بھی پڑھ کر سنایا گیا جس میں انہوں نے دنیا میں قیام امن کے لئے جماعت احمدیہ کی پُرامن کاوشوں کو سراہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ میں نے گزشتہ پیس کانفرنس میں جو نومبر 2014ء میں ہوئی تھی ایک یہ بات بھی کی تھی کہ دنیا کو فوری طور پر ISIS یا IS کہلانے والی دہشتگرد تنظیم کی فنڈنگ کو روکنا اور ان کی سپلائی لائن کو توڑنا ہوگا۔ حضور انور نے فرمایا کہ میں یہ تو نہیں کہتا کہ میری وجہ سے یا میرے توجہ دلانے سے ایسا کیا گیا ہے لیکن گزشتہ کچھ مہینوں میں اس تنظیم کی کارروائیوں کو روکنے کے لئے ان خطوط پر کام ضرور کیا گیا ہے۔

حضور انور نے اس سلسلہ میں اقوام متحدہ کی سیکیورٹی کونسل میں فروری 2015ء کے دوران پاس کئے جانے والے ایک ریزولیوشن کا ذکر فرمایا جس میں اس دہشتگرد تنظیم کی فنڈنگ اور سپلائی لائن کو روکنے کا عزم ظاہر کیا گیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اگر ان باتوں پر ٹھیک طرح عمل بھی کیا گیا تو جلد ہی ISIS کا زور ٹوٹ جائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ شدت پسندی اور دہشتگردی چاہے کسی بھی نوعیت کی ہو (دین حق) اس کی اجازت نہیں دیتا۔

حضور انور نے فرمایا: دہشتگردی کے واقعات پر بعض لیڈرز کی طرف سے مثبت بیانات بہت تسلی بخش ہیں۔ ان لیڈرز نے (دین حق) کے خلاف نفرت کی آگ کو مزید بھڑکانے کی بجائے حقیقت کا اعتراف کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ وہ یقین رکھتے ہیں کہ دہشتگرد تنظیموں کا (دین حق) کی حقیقی تعلیمات سے کوئی تعلق نہیں۔

حضور انور نے خصوصی طور پر صدر اوباما اور پوپ فرانسس کے بیانات کا ذکر بھی فرمایا جن میں ان لیڈرز نے یہ کہا تھا کہ کسی فرد واحد کا دوسرے کے مذہب اور عقیدہ کا مذاق اڑا کر اسے غصہ دلانا کسی بھی لحاظ سے مناسب فعل نہیں۔

حضور انور نے کئی ممالک میں تیزی سے خراب ہوتے ہوئے حالات اور بے چینی کا ذکر فرما کر اس کے پیچھے کارفرما اصل وجوہات کو مختصر لیکن نہایت جامع انداز میں بیان فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم جس دنیا میں رہ رہے ہیں اس میں ایسے بہت سارے مسائل پیدا ہو چکے ہیں جن کی وجہ سے لوگ مایوسی اور عدم برداشت کا شکار ہو چکے ہیں۔ یہ بھی ایک وجہ ہے جس کی وجہ سے دنیا سے سکون اٹھتا جارہا ہے۔ مثال کے طور پر کچھ عرصہ پہلے آنے والے اقتصادی بحران سے دنیا ابھی بھی پورے طور پر باہر نہیں نکل سکی۔ یورپ کے لوگوں میں عمومی طور پر بے صبری پیدا ہو رہی ہے۔ یورپین یونین کے وجود کو غیر ضروری سمجھا جانے لگا ہے۔ بہت سے ممالک میں ایسی پارٹیاں پذیرائی پارہی ہیں جو قوم پرست ہیں یا مہاجرین اور پناہ گزینوں کے خلاف ہیں۔ پھر مسئلہ یوکرائن ہے، بہت سے ممالک اسلحہ اور جنگی ساز و سامان پر زیادہ سے زیادہ خرچ کر رہے ہیں اور اپنے دفاعی بجٹ بڑھاتے جارہے ہیں۔ یہ باتیں ایسی ہیں جن سے دنیا کے امن کو خطرہ ہے۔ اور ان میں سے کسی ایک کا بھی تعلق (دین حق) سے نہیں۔ یہ مسائل اس وجہ سے پیدا ہو رہے ہیں کیونکہ دنیا طاقت، اثر و رسوخ اور وسائل کو حاصل کرنے کی دوڑ میں اندھی ہو رہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمیں آج وقت کی ضرورت کو سمجھنا چاہئے۔ ہمیں اس بات کو تسلیم کرنا ہوگا کہ ایمانداری، باہمی اتحاد اور انصاف ہی آج دنیا میں دیرپا امن کے قیام کے ضامن ہیں۔ یہ گویا پائیدار امن کے قیام کے لئے ایک بیج کی حیثیت رکھتی ہیں۔ جب تک ایمانداری اور انصاف ہر سطح پر قائم نہیں ہوگا ان مسائل کا کوئی حل دیرپا نہیں ہو سکتا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے جماعت احمدیہ کے قیام کے مقصد کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم احمدی وہ لوگ ہیں جن کے پاس کوئی دنیاوی طاقت یا اثر و رسوخ نہیں۔ ہمارا مشن دنیا کو روحانی لحاظ سے بہتر سے بہتر کرتے چلے جانا ہے۔ اسی لئے ہمیں طاقت یا حکومت حاصل کرنے کی ہوس نہیں۔ ہماری جماعت کے کوئی بھی سیاسی عزائم یا مقاصد نہیں...... ایک مذہبی تنظیم ہونے کے ناطے ہماری یہی خواہش ہے کہ دنیا اپنے خالق کو پہچانے اور لوگ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے والے بن جائیں۔ ان دو مقاصد کے حصول کے لئے ہم دنیا بھر میں کام کر رہے ہیں۔ ہم لوگوں کو یہ پیغام پہنچا رہے ہیں کہ (دین حق) کی حقیقی تعلیمات کا شدّت پسندی سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ ہم یہ بھی دنیا کو بتا رہے ہیں کہ بعض ممالک میں جو حالات خراب ہیں ان کا ذمہ دار (دین حق) نہیں ہے۔

حضور انور نے اس بات کو مزید صراحت کے ساتھ بیان کرتے ہوئے قرآن کریم کی متعدد آیات حاضرین کے سامنے پیش کیں جن سے (دین حق) کا امن پسند اور مذہبی آزادی کا علمبردار ہونا ثابت ہوتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ جہاں کہیں بھی مسلمانوں کو اپنے دفاع کے لئے جنگ کی اجازت دی گئی اس کا مقصد صرف (دین) کی حفاظت ہی نہیں بلکہ دیگر مذاہب کو بھی تحفظ فراہم کرنا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے شدت پسندوں کی جانب سے عراق کے تاریخی شہروں میں دیگر مذاہب کی مقدس عمارات اور نوادرات کے تباہ

کرنے کو قرآنی تعلیمات کے برخلاف قرار دیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ ان شہروں میں موجود ان سائٹس کو چودہ سو سال سے مسلمان حکمران تحفظ فراہم کرتے رہے ہیں اور آج شدّت پسند لوگ (دین) کے نام پر ہی ان کو تباہ کر رہے ہیں۔ ان کا یہ فعل (دینی) تعلیمات سے کوئی مناسبت نہیں رکھتا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب کے اختتام میں تمام پارٹیوں کو اجتماعی حیثیت میں بھی اور افراد کو انفرادی حیثیت میں دنیا میں امن کے فروغ کے لئے اپنا اپنا کردار ادا کرنے کی اپیل کی۔ حضور انور نے فرمایا کہ اگر انصاف اور ایمانداری کو معاشرے کی ہر سطح پر قائم کر دیا جائے تو اب بھی تیسری جنگ عظیم سے بچا جا سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس وقت بعض آوازیں یہ آنے لگی ہیں کہ تیسری جنگ عظیم شروع ہو چکی ہے۔ میں اب بھی یقین رکھتا ہوں کہ اگر ہم کوشش کریں تو اس بہت بڑی تباہی سے بچ سکتے ہیں۔ لیکن اس کے لئے دنیا کے تمام لیڈرز کو اور ہر فرد واحد کو کسی خاص گروہ یا مذہب کو تنقید کا نشانہ بنانے سے رکنا ہوگا اور اپنے ذاتی یا قومی مفاد کو بالائے طاق رکھتے ہوئے انصاف، صاف، سیدھے اور سچے طرز عمل اور ایمانداری کے تقاضوں کو معاشرے کی ہر سطح پر پورا کرنا ہوگا۔

حضور انور نے اپنے خطاب کا اختتام اس دعا پر کیا کہ میری یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریوں کی اہمیت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے فرائض بجالانے کی توفیق بخشے۔

اس کانفرنس کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تقریب کے شروع ہونے سے قبل ازراہ شفقت بعض معززین کو خصوصی طور پر شرف ملاقات بخشا اور کانفرنس کے بعد یورپین اور ایشن میڈیا سے تعلق رکھنے والے صحافیوں کے سوالات کے جوابات دیئے۔

اس تقریب کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انڈیا سے تعلق رکھنے والی ایک مشہور سماجی کارکن محترمہ سندھوتائی سپکل صاحبہ کو جو کہ 'یتیموں کی مائی' کے نام سے مشہور ہیں 'احمدیہ ...... پرائز فار دی ایڈوانسمنٹ آف پیس' سے نوازا۔ یہ ایوارڈ انسانیت کی خاطر ان کی بے مثال خدمات کے اعتراف میں دیا گیا۔ آپ ایک غریب گھرانے سے تعلق رکھنے کے باوجود اب تک چودہ سو سے زائد یتیم اور بے سہارا بچوں کی کفالت اور پرورش کا مشکل کام سرانجام دے چکی ہیں اور یہ سلسلہ بدستور جاری ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 10 اپریل 2015ء)

مکرم منیر الدین طارق صاحب

والد محترم محمد دین صاحب کا ذکر خیر

میرے پیارے والد محترم محمد دین صاحب ابن محترم جان محمد صاحب 95 سال عمر پا کر اپنے خدا کے حضور حاضر ہو گئے۔

پیارے والد صاحب خوش شکل اور خوش اخلاق انسان تھے بہت سادہ مزاج، خاموش طبع، منکسر المزاج، نرم خُو اور گہرے عارفانہ مزاج کے مالک تھے۔ آپ یقیناً عبادت گزار، دُعاؤں نیز ذکر الٰہی میں مشغول رہنے والے نیک سیرت انسان تھے کبھی بھی آپ کو دنیاداری کی باتیں کرتے ہوئے نہیں سنا۔ پولیس میں ملازم تھے دوران سروس سیالکوٹ میں رہنے کا موقع ملا۔ آپ کی شادی ایک اچھے دیندار گھرانے میں ہوئی جس کی بدولت آپ کو مزید جماعتی امور میں دلچسپی اور جماعت کی خدمات کی مختلف پیرائے میں خدمت کی توفیق ملتی رہی۔

والد صاحب نے ایک کتاب ''میں ایک احمدی کب اور کیسے ہوا'' تحریر کی ہے جس کے مطالعہ سے بعض باتوں کا علم ہوا جس کی روشنی میں یہ چند سطور بغرض دعا تحریر کر رہا ہوں آپ کی تاریخ پیدائش 15 ستمبر 1917ء ہے آپ کا گاؤں الڑپنڈی ضلع گورداسپور سے مغرب کی جانب سات میل کے فاصلہ پر تھا۔ والد صاحب لکھتے ہیں کہ ہمارے اس سارے علاقہ میں کوئی احمدی نہیں تھا اور نہ ہی ہم نے کبھی احمدیت کا نام سنا تھا تاہم قادیان کی مقدس بستی جنوب مشرق میں 15/16 میل کے فاصلہ پر ہے۔ والد صاحب لکھتے ہیں کہ گرمیوں کی چھٹیوں میں میں اپنے بڑے بھائی کے پاس دھاریوال گیا جو ہمارے گاؤں سے جنوب مشرق کی جانب سات میل کے فاصلہ پر ہے اور وہاں سے دو تین دن کے بعد بغیر ان کو بتائے لوگوں سے پوچھتا ہوا قادیان چلا گیا میں ابھی قادیان سے دور تھا تو مجھے منارۃ المسیح نظر آیا جو میرے لئے ایک نئی چیز تھی۔ اس دن جمعۃ المبارک تھا جب جمعہ کی نداء ہوئی تو میں بازار کے راستہ سے بیت اقصیٰ میں چلا گیا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی نماز جمعہ پڑھانے کیلئے تشریف لائے حضور کے مبارک چہرے کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا بہت نورانی چہرہ تھا جمعہ کے بعد لوگ منارۃ المسیح پر چڑھنے لگے اور میں نے بھی ان کے ساتھ منارۃ المسیح پر چڑھ کر اردگرد کے نظارے دیکھے۔ پھر عصر کی نماز بیت المبارک میں پڑھی نماز کے بعد کئی آدمیوں نے بیعت کی چنانچہ میں نے ان کے ساتھ بیعت کی مجھے یاد ہے کہ مجھے ایک آدمی پیچھے ہٹانے لگا حضور نے دیکھ کر فرمایا رہنے دیں اور مسکرا کر فرمایا اسے بھی بیعت کرنے دیں اس وقت میری عمر تقریباً 10 سال تھی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ مجھے بھی بیعت کرنے کی توفیق ملی۔

بیعت کے بعد حضور سب بیعت کنندگان سے باتیں کرتے رہے مجھے حضور نے پوچھا آپ کس کے ساتھ آئے ہو میں نے عرض کیا حضور میں اکیلا ہی آیا ہوں فرمایا کہاں سے آئے ہو میں نے اپنے گاؤں کا نام بتایا تو حضور نے فرمایا ٹھیک ہے۔ وقت گزرتا گیا میں پولیس سے ریٹائر ہو کر سیالکوٹ سے لاہور آ گیا اور لاہور کے ایک محلّہ جس کا نام دھرم پورہ موجودہ نام مصطفیٰ آباد ہے وہاں میں نے رہائش اختیار کر لی۔ اس علاقہ میں ہمارے عزیز و اقارب کے 20/25 گھرانے ہیں۔ لیکن کسی کو بھی احمدیت قبول کرنے کی توفیق نہیں ملی جب کبھی بھی ان سے جماعت کے بارہ میں بات ہوئی تو انہوں نے خاموشی سے سنا اور مخالفت نہیں کی۔

قبول احمدیت کے بعد مجھے رفقاء حضرت مسیح موعود سے فیض پانے کا موقعہ ملا اور روحانی برکات سے حصہ لیا۔ والد محترم بدرسومات اور بدعات کے سخت مخالف تھے اپنے خاندان میں بڑے پُر وقار اور دیانتدار بزرگ تھے بڑے محنتی انسان تھے بیعت کے بعد اپنے آپ میں بڑی تبدیلی محسوس کرتے تھے۔ دفتر دارالذکر لاہور میں ایک کلرک کی ضرورت تھی بنیادی طور پر آپ چھٹی جماعت تک تعلیم یافتہ تھے۔ لیکن پولیس میں محرر ہونے کی وجہ سے اُردو میں لکھائی پڑھائی بہت اچھی تھی۔ صدر حلقہ نے آپ کو اپنا تعارفی لیٹر دے کر دفتر دارالذکر بھجوایا اُس وقت محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور تھے۔ کہتے ہیں آپ کو بلا کر پوچھا گیا میں نے بتایا کہ تعلیم تو میری تھوڑی ہے میٹرک بھی نہیں ہوں مگر اُردو میں لکھائی پڑھائی کر سکتا ہوں۔ دفتر دارالذکر میں مکرم مولوی نذیر احمد صاحب راجوری ناظم دفتر تھے۔ انہوں نے میری بڑی حوصلہ افزائی کی اور مجھے ہر طرح سے تسلی دی جب ایک ماہ بعد نائب امیر صاحب نے مکرم مولوی نذیر صاحب سے میرے کام کے بارہ میں پوچھا تو بقول مولوی صاحب ''میری بڑی تعریف کی گئی اور کام کے بارہ میں ہر طرح سے اطمینان کا اظہار کیا گیا'' مجھے بطور کلرک دفتر دارالذکر میں کام کرنے کا موقع مل گیا

یوں والد محترم کو تقریباً 28 سال دفتر دارالذکر میں خدمت کا موقع ملا۔ والد محترم صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے نوافل اور تہجد بڑے اہتمام سے ادا کرتے نیز اپنی اولاد کو بھی خدا کے فضل سے عبادت کرنے کی تلقین کرتے رہتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آج ان کی دُعاؤں اور خصوصی توجہ سے ان کی ساری اولاد جماعت سے وابستہ اور مختلف رنگ میں خدمت کر رہی ہے۔ مکرم رانا مبارک احمد صاحب سابق محاسب جماعت احمدیہ لاہور بتاتے ہیں دارالذکر دفتر میں ان کو جماعتی چٹھیاں لکھتے پایا اور پوری محنت اور لگن کے ساتھ سلسلہ کا کام کرتے تھے۔

والد صاحب کو مطالعہ کا بہت شوق تھا ہر وقت گھر میں کوئی نہ کوئی کتاب زیر مطالعہ رہتی آپ کی چارپائی آدھی تو کُتب سے ڈھکی ہوتی تھی جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہومیو پیتھک کی کتاب شائع ہوئی تو دارالذکر بُک سٹال سے بڑے اہتمام سے خریدی اور پڑھنے لگے آپ کی ہومیو پیتھک سے واقفیت تو نہ تھی مگر پھر بھی خلیفہ وقت کی بات کو پیش نظر رکھ کر خریدا۔ والد صاحب دُعاگو، نڈر، بے باک اور پُرجوش داعی الی اللہ تھے حکمت عملی سے پیغام حق پہنچاتے تھے اپنے اور غیر سب آپ کے حسن اخلاق سے متاثر تھے افراد خانہ اور بچوں کی تربیت کا درد آپ کے دل میں بہت تھا آپ ایک متوکل علی اللہ انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو بیٹے اور دو بیٹیاں عطا کیں آپ کے دو پوتے اور ایک نواسہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ آپ کی ایک خوبی یہ بھی تھی کہ آپ کبھی بھی اپنی مشکلات کا کسی سے ذکر نہ کرتے بلکہ ہمیشہ خدا تعالیٰ کے حضور جھکتے اور اُسی سے ہر چیز طلب کرتے اُس قادر خدا نے بھی کبھی آپ کو اپنی رحمت اور برکت سے محروم نہیں رکھا اور وہ سب کچھ عطا کیا جس کی آپ کو ضرورت تھی آپ نماز جمعہ باقاعدگی سے دارالذکر میں ادا کرتے 28 مئی 2010ء سانحہ لاہور کے دن بھی آپ نماز جمعہ ادا کرنے کیلئے دارالذکر تشریف لائے ہوئے تھے کہ ظالموں نے حملہ کر دیا۔ آپ محض خدا تعالیٰ کہ فضل سے معجزانہ طور پر محفوظ رہے۔ اپنی زندگی کے آخری ایام میں بھی نماز جمعہ باقاعدگی سے ادا کرنے کیلئے دارالذکر جاتے اور دوست احباب سے مل کر بہت خوش ہوتے۔

22 مارچ 2012ء بروز جمعرات رات 9 بجے آپ کی وفات ہوئی۔ جہاں آپ نے اپنی زندگی کا اکثر حصہ گزارا یعنی دارالذکر میں 23 مارچ 2012ء بروز جمعہ صبح 9 بجے آپ کی نماز جنازہ مکرم ماجد علی خاں صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے پڑھائی۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے آپ کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا جہاں آپ کی نماز جنازہ سہ پہر 3 بجے مکرم شیخ مسعود احمد صاحب مربی سلسلہ نے دارالضیافت میں پڑھائی آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی، تدفین کے بعد مکرم راجہ مبارک احمد صاحب مربی سلسلہ نے دُعا کروائی۔ دُعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور اولاد کے حق میں ان کی کی گئی تمام دُعاؤں کو قبول فرمائے۔ (آمین)

مرتبہ: مکرم حنیف احمد محمود صاحب

حضرت مسیح موعود کے ارشادات کی روشنی میں

آداب الدعا اور قبولیت دُعا کے اسباب

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ 7۔اکتوبر 2011ء میں ملکی اور بین الاقوامی حالات کے پیش نظر عالمگیر احباب جماعت کو بالخصوص پاکستانی احمدیوں کو ہفتہ میں ایک نفلی روزہ رکھنے اور ساتھ ساتھ خصوصی دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ آج ہر احمدی کو مضطر بن کر دعا کرنے کی ضرورت ہے نیز قبولیت دعا کے چند آداب بھی بیان فرمائے اور دعا کے آداب جاننے کے متعلق فرمایا:

’’دعا کے آداب کا بھی ہمیں کچھ پتہ ہونا چاہئے۔‘‘
(الفضل 29۔نومبر 2011ء)

پیارے حضور کے ارشاد کی تعمیل میں ملفوظات حضرت مسیح موعود سے چند آداب کا ایک مائدہ احباب جماعت کے لئے تیار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو انہیں اپناتے ہوئے دعائیں کرنے کی توفیق دے تا ہماری دردمند التجائیں درجہ قبولیت پائیں۔

آداب دعا جاننے سے قبل

’’دعا بڑی عجیب چیز ہے مگر افسوس یہ ہے کہ نہ دعا کرانے والے آداب دعا سے واقف ہیں اور نہ اس زمانہ میں دعا کرنے والے اُن طریقوں سے واقف ہیں جو قبولیت دعا کے ہوتے ہیں۔ بلکہ اصل تو یہ ہے کہ دعا کی حقیقت ہی سے بالکل اجنبیت ہوگئی ہے۔ بعض ایسے ہیں جو سرے سے دعا کے منکر ہیں اور جو دعا کے منکر تو نہیں مگر ان کی حالت ایسی ہوگئی ہے کہ چونکہ ان کی دعائیں بوجہ آداب دعا سے ناواقفیت کے قبول نہیں ہوتی ہیں۔ کیونکہ دعا اپنے اصلی معنوں میں دعا ہوتی ہی نہیں۔ اس لئے وہ منکرین دعا سے بھی گری ہوئی حالت میں ہیں۔‘‘
(ملفوظات جلد 2 صفحہ 692-693)

’’ایسے لوگ جنہوں نے دُعا کے لئے استقامت اور استقلال سے کام نہیں لیا اور آداب دُعا کو ملحوظ نہیں رکھا جب ان کو کچھ ہاتھ نہ آیا تو آخر وہ دُعا اور اس کے اثر سے مُنکر ہو گئے اور پھر رفتہ رفتہ خدا تعالیٰ سے بھی منکر ہو بیٹھے کہ اگر خدا ہوتا تو ہماری دُعا کو کیوں نہ سنتا۔ ان احمقوں کو اتنا معلوم نہیں کہ خدا تو ہے مگر تمہاری دُعائیں بھی دُعائیں ہوتیں۔‘‘
(ملفوظات جلد 3 صفحہ 617)

خدا تعالیٰ پر یقین

’’سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ جس سے دُعا کرتا ہے اس پر کامل ایمان ہو۔ اس کو موجود، سمیع، بصیر، خبیر، علیم، متصرف، قادر سمجھے اور اس کی ہستی پر ایمان رکھے کہ وہ دُعاؤں کو سنتا ہے اور قبول کرتا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 522)

’’یہ آیت (البقرہ:187) بھی قبولیت دعا کا ایک راز بتاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور طاقت پر ایک ایمان کامل پیدا ہو اور اسے ہر وقت اپنے قریب یقین کیا جاوے۔ بہت سی دعاؤں کے رد ہونے کا یہ بھی سر ہے کہ دعا کرنے والا اپنی ضعیف الایمانی سے دعا کو مسترد کرا لیتا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 702)

خدا تعالیٰ سے ایک تعلق ہو

’’خدا تعالیٰ ایک تعلق چاہتا ہے اور اس کے حضور میں دعا کرنے کے لیے تعلق کی ضرورت ہے۔ بغیر تعلق کے دُعا نہیں ہوسکتی۔ پہلے بزرگوں کی بھی اس قسم کی باتیں چلی آئی ہیں کہ جن سے دُعا کرنے والوں کو دعا کرانے سے پہلے تعلق ثابت کرنے کی تاکید کی۔ خواہ نخواہ بازار میں چلتے ہوئے کسی بے تعلق کو کوئی نہیں کہہ سکتا کہ تُو میرا دوست ہے اور نہ ہی اس کے لیے دردِ دل پیدا ہوتا ہے۔ اور نہ ہی جوش دُعا پیدا ہوسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق اس طرح نہیں ہوسکتا کہ انسان غفلت کاریوں میں مبتلا بھی رہے اور صرف مُنہ سے دم بھرتا رہے کہ میں نے خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرلیا ہے۔ اکیلے بیعت کا اقرار اور سلسلہ میں نام لکھ لینا ہی خدا تعالیٰ سے تعلق پر کوئی دلیل نہیں ہوسکتی۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق کے لیے ایک محویت کی ضرورت ہے۔‘‘
(ملفوظات جلد 4 صفحہ 32-33)

’’دُعاؤں کے اثر اور قبولیت کو توجہ کے ساتھ بہت بڑا تعلّق ہے اور پھر حقوق کے لحاظ سے دعا کے لئے جوش پیدا ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کا حق سب پر غالب ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 403)

خدا تعالیٰ کا قرب

’’یاد رکھو کہ انسان کی دعا اس وقت قبول ہوتی ہے جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے غفلت فسق و فجور کو چھوڑ دے۔ جس قدر قرب الٰہی انسان حاصل کرے گا اسی قدر قبولیت دعا کے ثمرات سے حصہ لے گا۔‘‘
(ملفوظات جلد 1 صفحہ 436)

حمد و ثناء

’’اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کے شروع ہی میں دُعا سکھائی ہے اور اس کے ساتھ ہی دُعا کے آداب بھی بتا دیئے ہیں۔ سورۃ فاتحہ کا نماز میں پڑھنا لازمی ہے اور یہ دُعا ہی ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اصل دُعا نماز ہی میں ہوتی ہے؛ چنانچہ اس دُعا کو اللہ تعالیٰ نے یوں سکھایا ہے۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ ......۔ یعنی دُعا سے پہلے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی جاوے۔ جس سے اللہ تعالیٰ کے لیے روح میں ایک جوش اور محبت پیدا ہو، اس لئے فرمایا۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ سب کو پیدا کرنے والا اور پالنے والا۔ الرَّحۡمٰنِ۔ جو بلا عمل اور بن مانگے دینے والا ہے۔ الرَّحِیۡمِ۔ پھر عمل پر بھی بدلہ دیتا ہے۔ اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی دیتا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 191-192)

اضطراب اور اضطرار شرط ہے

’’دعا میں بھی جب تک سچی تڑپ اور حالت اضطراب پیدا نہ ہو تب تک وہ بالکل بے اثر اور بیہودہ کام ہے۔ قبولیت دعا کے واسطے اضطراب شرط ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 455)

’’یاد رکھو دعا ایک موت ہے اور جیسے موت کے وقت اضطراب اور بے قراری ہوتی ہے اسی طرح پر دعا کے لئے بھی ویسا ہی اضطراب اور جوش ہونا ضروری ہے اس لئے دُعا کے واسطے پورا پورا اضطراب اور گدازش جب تک نہ ہو تو بات نہیں بنتی۔ پس چاہیئے کہ راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر نہایت تضرّع اور زاری و ابتہال کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور اپنی مشکلات کو پیش کرے اور اس دعا کو اس حد تک پہنچاوے کہ ایک موت کی سی صورت واقع ہو جاوے۔ اس وقت دعا قبولیت کے درجہ تک پہنچتی ہے۔‘‘
(ملفوظات جلد 3 صفحہ 616)

’’اصل بات یہ ہے کہ دعا کے اندر قبولیت کا اثر اس وقت پیدا ہوتا ہے جب وہ انتہائی درجہ کے اضطرار تک پہنچ جاتی ہے۔ جب انتہائی درجہ اضطرار کا پیدا ہو جاتا ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی قبولیت کے آثار اور سامان بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ پہلے سامان آسمان پر کئے جاتے ہیں۔ اس کے بعد وہ زمین پر اثر دکھاتے ہیں۔ یہ چھوٹی سی بات نہیں بلکہ ایک عظیم الشان حقیقت ہے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ جس کو خدائی کا جلوہ دیکھنا ہو اُسے چاہیئے کہ دعا کرے‘‘۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 618)

’’دعا صرف زبان سے نہیں ہوتی بلکہ دعا وہ ہے کہ ’’جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جا۔‘‘
(ملفوظات جلد 5 صفحہ 107 حاشیہ)

’’دعا جب قبول ہونے والی ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں ایک جوش اور اضطراب پیدا کر دیتا ہے اور بسا اوقات اللہ تعالیٰ خود ہی ایک دعا سکھاتا ہے ...... خدا تعالیٰ اپنے راستباز بندوں کو قبول ہونے والی دعائیں خود الہاماً سکھا دیتا ہے۔‘‘
(ملفوظات جلد 2 صفحہ 164)

دعا میں رقت ہو

’’وہ دعا جو اللہ تعالیٰ سے کی جاوے۔ اس کی آواز، اس کا لب و لہجہ بھی اور ہی ہوتا ہے۔ اس میں وہ رقّت اور درد ہوتا ہے جو اُلوہیت کے چشمۂ رحم کو جوش میں لاتا ہے۔ اس دعا کے وقت آواز ایسی ہو کہ سارے اعضاء اس سے متاثر ہو جاویں اور زبان میں خشوع خضُوع ہو۔ دل میں درد اور رقت ہو۔ اعضاء میں انکسار اور رجوع الی اللہ ہو۔ اور پھر سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم پر کامل ایمان اور پوری امید ہو۔ اس کی قدرتوں پر ایمان ہو۔ ایسی حالت میں جب آستانۂ اُلوہیت پر گرے۔ نامراد واپس نہ ہوگا۔ چاہئے کہ اس حالت میں بار بار حضور الٰہی میں عرض کرے کہ مَیں گنہگار اور کمزور ہوں۔ تیری دستگیری اور فضل کے سوا کچھ نہیں ہوسکتا۔ تُو آپ رحم فرما اور مجھے گناہوں سے پاک کر، کیونکہ تیرے فضل و کرم کے سوا کوئی اور نہیں ہے جو مجھے پاک کرے۔‘‘
(ملفوظات جلد 4 صفحہ 150)

’’وہ دعا جو اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے وہ بھی انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہوتی۔ انسان کا ذاتی اختیار نہیں کہ وہ دعا کے تمام لوازمات اور شرائط محویت، توکل، تبتّل، سوز و گداز وغیرہ کو خود بخود مہیا کرے جب اس قسم کی دعا کی توفیق کسی کو ملتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کی جاذب ہو کر ان تمام شرائط اور لوازم کو حاصل کرتی ہے جو اعمال صالحہ کی رُوح ہیں۔‘‘ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 389)

خدا تعالیٰ سے بدظن نہ ہو

’’جس قدر اضطرار اور اضطراب بڑھتا جاوے گا اسی قدر روح میں گدازش ہوتی جائے گی اور یہ دعا کی قبولیت کے اسباب میں سے ہیں۔ پس گھبرانا نہیں چاہئے اور بے صبری اور بے قراری سے اپنے اللہ پر بدظن نہیں ہونا چاہئے۔‘‘
(ملفوظات جلد 2 صفحہ 707-708)

’’جب اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا کرے اور وہ بظاہر اس کے مفید مطلب نتیجہ خیز نہ ہو، تو خدا پر بدظن نہ ہو کہ اس نے میری دُعا نہیں سنی۔ وہ تو ہر ایک کی دُعا سنتا ہے۔ اُدۡعُوۡنِیۡ ......(المومن:61) فرماتا ہے۔ راز اور بھید یہی ہوتا ہے کہ داعی کے لئے خیر اور بھلائی ردِّ دعا ہی میں ہوتی ہے۔‘‘
(ملفوظات جلد 1 صفحہ 67)

’’دعا کامل کے لوازمات یہ ہیں کہ اس میں رقت ہو۔ اضطراب اور گدازش ہو۔ جو دعا عاجزی، اضطراب اور شکستہ دلی سے بھری ہوئی ہو وہ خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچ لاتی ہے اور قبول ہو کر اصل مقصد تک پہنچاتی ہے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ یہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی اور پھر اس کا علاج یہی ہے کہ دعا کرتا رہے، خواہ کیسی ہی بے دلی اور بے ذوقی ہو لیکن یہ سیر نہ ہو۔ تکلف اور تصنع سے کرتا ہی رہے۔ اصلی اور حقیقی دعا کے واسطے بھی دعا ہی کی ضرورت ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 397)

استقلال اور مداومت

’’بعض لوگ تھک جاتے ہیں۔ میرے پاس

ایسے خطوط آئے ہیں جن میں لکھنے والوں نے ظاہر کیا کہ ہم چار سال یا اتنے سال تک نماز پڑھتے رہے۔ دعائیں کرتے رہے۔ کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ ایسے لوگوں کو میں مخنث سمجھتا ہوں۔ تھکنا نہیں چاہئے ...... میں تو یہاں تک کہتا ہوں کہ اگر تیس چالیس برس گزر جاویں تب بھی تھکے نہیں اور باز نہ آوے ......اللہ تعالیٰ دعا کرنے والے کو ضائع نہیں کرتا''۔

(ملفوظات جلد5 صفحہ 106-107)

''حضرت یعقوب علیہ السلام کا پیارا بیٹا یوسف علیہ السلام جب بھائیوں کی شرارت سے ان سے الگ ہو گیا تو آپؑ چالیس برس تک اس کے لئے دعائیں کرتے رہے اگر وہ جلد باز ہوتے تو کوئی نتیجہ پیدا نہ ہوتا۔ چالیس برس تک دعاؤں میں لگے رہے اور اللہ تعالیٰ کی قدرتوں پر ایمان رکھا۔ آخر چالیس برس کے بعد وہ دعائیں کھینچ کر یوسف علیہ السلام کو لے ہی آئیں۔''

(ملفوظات جلد2 صفحہ 151-152)

''دعا تو ایک ایسی چیز ہے جو ہر مشکل کو آسان کر دیتی ہے ......لوگوں کو دعا کی قدر و قیمت معلوم نہیں وہ بہت جلد ملول ہو جاتے ہیں اور ہمت ہار کر چھوڑ بیٹھتے ہیں حالانکہ دعا ایک استقلال اور مداومت کو چاہتی ہے......اخلاص اور مجاہدہ شرط ہے جو دعا ہی سے پیدا ہوتا ہے۔''

(ملفوظات جلد3 صفحہ 615)

''اصل راہ اور گُر خدا شناسی کا دُعا ہے اور پھر صبر کے ساتھ دعاؤں میں لگا رہے۔ ایک پنجابی فقرہ ہے۔

جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جا

حقیقت میں جب تک انسان دعاؤں میں اپنے آپ کو اس حالت تک نہیں پہنچا لیتا کہ گویا اس پر موت وارد ہو جاوے۔ اس وقت تک بابِ رحمت نہیں کُھلتا۔ خدا تعالیٰ میں زندگی ایک موت کو چاہتی ہے۔ جب تک انسان اس تنگ دروازہ سے داخل نہ ہو کچھ نہیں۔ خدا جوئی کی راہ میں لفظ پرستی سے کچھ نہیں بنتا، بلکہ یہاں حقیقت سے کام لینا چاہیے۔ جب طلب صادق ہوگی تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسے محروم نہ کرے گا۔''

(ملفوظات جلد4 صفحہ 240-241)

''اسی طرح پر دعا کرتے وقت بے دلی اور گھبراہٹ سے کام نہیں لینا چاہئے اور جلدی ہی تھک کر نہیں بیٹھنا چاہئے بلکہ اس وقت تک ہٹنا نہیں چاہئے جب تک دُعا اپنا پورا اثر نہ دکھائے۔ جو لوگ تھک جاتے اور گھبرا جاتے ہیں وہ غلطی کرتے ہیں، کیونکہ یہ محروم رہ جانے کی نشانی ہے۔''

(ملفوظات جلد4 صفحہ 205)

اصل دعا دین کی دعا ہے

''یہ قاعدہ یاد رکھو کہ جب دُعا سے باز نہیں آتا اور اس میں لگا رہتا ہے تو آخر دُعا قبول ہو جاتی ہے مگر یہ بھی یاد رہے کہ باقی ہر قسم کی دُعائیں طفیلی ہیں اصل دُعائیں اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے واسطے کرنی چاہئیں۔ باقی دُعائیں خود بخود قبول ہو جائیں گی کیونکہ گناہ کے دُور ہونے سے برکات آتی ہیں۔ یوں دُعا قبول نہیں ہوتی جو نری دنیا ہی کے واسطے ہو۔ اس لیے پہلے خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کے واسطے دعائیں کرے۔''

(ملفوظات جلد3 صفحہ 602)

''ہماری جماعت کو چاہئے کہ راتوں کو رو رو کر دعائیں کریں۔ اس کا وعدہ ہے اُدْعُوْنِیْ ...... (المومن:61) عام لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ دعا سے مراد دنیا کی دُعا ہے۔ وہ دُنیا کے کیڑے ہیں۔ اس لئے اس سے پرے نہیں جا سکتے۔ اصل دعا دین ہی کی دُعا ہے۔ لیکن یہ مت سمجھو کہ ہم گنہگار ہیں یہ دعا کیا ہوگی اور ہماری تبدیلی کیسے ہو سکے گی۔''

(ملفوظات جلد5 صفحہ 132-133)

''دُعا کے لئے انسان کو اپنے خیال اور دل کو ٹٹولنا چاہئے کہ آیا اس کا میلان دنیا کی طرف ہے یا دین کی طرف یعنی کثرت سے وہ دُعائیں دنیاوی آسائش کے لئے ہیں یا دین کی خدمت کے لئے۔ پس اگر معلوم ہو کہ اُٹھتے بیٹھتے اور لیٹتے ہوئے اسے دنیاوی افکار ہی لاحق ہیں اور دین مقصود نہیں تو اسے اپنی حالت پر رونا چاہیے۔ بہت دفعہ دیکھا گیا ہے کہ لوگ کمر باندھ کر حصول دنیا کے لیے مجاہدے اور ریاضتیں کرتے ہیں۔ دعائیں بھی مانگتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ طرح طرح کے امراض لاحق ہو جاتے ہیں۔ بعض مجنون ہو جاتے ہیں۔ لیکن سب کچھ دین کے لئے ہو تو خدا تعالیٰ ان کو کبھی ضائع نہ کرے۔''

(ملفوظات جلد4 صفحہ 91)

دعا موت ہے

''دُعا صرف لفظوں کا نام نہیں کہ موٹے اور عمدہ عمدہ لفظ بول لیے بلکہ یہ اصل میں ایک موت ہے۔ اُدْعُوْنِیْ ......(المومن:61) کے یہی معنے ہیں کہ انسان سوز و گداز ش میں اپنی حالت موت تک پہنچاوے مگر جاہل لوگ دعا کی حقیقت سے ناواقف اکثر دھوکا کھاتے ہیں۔ جب کوئی خوش قسمت انسان ہو تو وہ سمجھتا ہے کہ دنیا اور اس کے افکار کیا شئے ہے۔ اصل بات تو دین ہے اگر وہ ٹھیک ہوا تو سب ٹھیک ہے۔''

(ملفوظات جلد3 صفحہ 493)

''یاد رکھو کہ کوئی پاک نہیں ہو سکتا جب تک خدا اسے پاک نہ کرے۔ جب تک اتنی دُعا نہ کرے کہ مَر جاوے تب تک سچی تقویٰ حاصل نہیں ہوتی۔ اس کے لئے دعا سے فضل طلب کرنا چاہئے۔''

(ملفوظات جلد3 صفحہ 591)

قبولیت دعا کے مواقع

شیخ رحمت اللہ صاحب کو حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ:

''ہم آپ کے واسطے دعا کرتے ہیں آپ بھی اس وقت دُعا کیا کریں۔ ایک تو رات کے تین بجے تہجد کے واسطے خوب وقت ہوتا ہے۔ کوئی کیسا ہی ہو تین بجے اُٹھنے میں اس کے لئے ہرج نہیں اور دوسرا جب اچھی طرح سورج چمک اُٹھے تو اس وقت ہم بیت الدعا میں بیٹھتے ہیں۔ یہ دونوں وقت قبولیت کے ہیں۔ نماز میں تکلیف نہیں۔ سادگی کے ساتھ اپنی زبان میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں دُعا کرے۔''

(ملفوظات جلد4 صفحہ 283)

''دُعاؤں میں قبولیت خدا تعالیٰ ہی کی طرف سے آتی ہے اور دُعاؤں کے لیے بھی ایک وقت جیسے صبح کا ایک خاص وقت ہے اس وقت میں خصوصیت ہے وہ دُوسرے اوقات میں نہیں۔ اسی طرح پر دُعا کے لیے بھی بعض اوقات ہوتے ہیں جبکہ ان میں قبولیت اور اثر پیدا ہوتا ہے۔''

(ملفوظات جلد4 صفحہ 309)

''دعا کا سلسلہ ہر وقت جاری رکھو اپنی نماز میں جہاں جہاں رکوع و سجود میں دعا کا موقعہ ہے دعا کرو اور غفلت کی نماز کو ترک کر دو رسمی نماز کچھ ثمرات مترتب نہیں لاتی۔'' (ملفوظات جلد3 صفحہ 176)

''خلوت میں اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی کرنے اور دُعا مانگنے کا جو لطف ہے وہ لوگوں میں بیٹھ کر نہیں ہے اور بھی دُعاؤں کا ذخیرہ ہے۔ اسی مطلب کے واسطے میں نے باغ میں ایک چھوٹی سی (بیت الذکر) بنائی ہے جس کو (-) البیت کہنا چاہئے۔''

(ملفوظات جلد4 صفحہ 322)

''اکیلے ہو ہو کر خدا تعالیٰ سے دُعا کرو کہ خدا ایمان کو سلامت رکھے اور تم پر وہ راضی اور خوش ہو جائے۔'' (ملفوظات جلد5 صفحہ 661)

خدا کی عنایات کو یاد کرے

''اِیَّاکَ نَعۡبُدُ یہ بتلا رہا ہے کہ اے ربّ العالمین! تیرے پہلے عطیہ کو بھی ہم نے بیکار اور برباد نہیں کیا۔ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ میں یہ ہدایت فرمائی ہے کہ انسان خدا تعالیٰ سے سچی بصیرت مانگے۔ کیونکہ اگر اُس کا فضل اور کرم دستگیری نہ کرے، تو عاجز انسان ایسی تاریکی اور اندھکار میں پھنسا ہوا ہے کہ وہ دُعا ہی نہیں کر سکتا۔ پس جب تک انسان خدا کے اُس فضل کو جو رحمانیت کے فیضان سے اُسے پہنچا ہے کام میں لا کر دُعا نہ مانگے۔ کوئی نتیجہ بہتر نہیں نکال سکتا۔''

(ملفوظات جلد1 صفحہ 83)

امن کی حالت میں دعا کی جائے

''انسان کہاں تک غفلت کرتا جائے گا۔ اس دن سے ڈرنا چاہئے۔ جب ایک دفعہ ہی وبا آپڑے اور سب کو تباہ کر ڈالے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ مصیبت کے وارد ہونے سے پہلے جو دُعا کی جائے، وہ قبول ہوتی ہے۔ کیونکہ خوف و خطر میں مبتلا ہونے کے وقت تو ہر شخص دعا اور رجوع الی اللہ کر سکتا ہے۔ سعادت مندی یہی ہے کہ امن کے وقت دُعا کی جائے۔'' (ملفوظات جلد1 صفحہ 172)

دعا رد ہونے کی ایک حکمت

''یہ ایک سچا اور یقینی امر ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دُعاؤں کو سُنتا ہے اور ان کو قبولیّت کا شرف بخشتا ہے، مگر ہر رطب و یابس کو نہیں، کیونکہ جوشِ نفس کی وجہ سے انسان انجام اور مآل کو نہیں دیکھتا اور دُعا کرتا ہے، مگر اللہ تعالیٰ جو حقیقی بہی خواہ اور مآل بین ہے ان مضرتوں اور بدنتائج کو ملحوظ رکھ کر جو اس دعا کے تحت میں بصورتِ قبول داعی کو پہنچ سکتے ہیں، اسے ردّ کر دیتا ہے اور یہ ردِّ دعا ہی اس کے لئے قبولِ دُعا ہوتا ہے۔ پس ایسی دُعائیں جن میں انسان حوادث اور صدمات سے محفوظ رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول کر لیتا ہے، مگر مُضر دعاؤں کو بصورتِ ردّ قبول فرما لیتا ہے۔'' (ملفوظات جلد1 صفحہ 67)

دُعا جامع ہونی چاہئے

''دُعا کرو کہ جو امر اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہتر ہے وہی ہو جائے کیونکہ بعض دفعہ انسان ایک چیز کو اپنے لیے بہتر سمجھ کر خدا تعالیٰ سے دُعا مانگتا ہے وہ حاصل ہو جاتی ہے لیکن اور شرّ اس سے پیدا ہوتا ہے جو پہلے شرّ سے بڑھ کر ہوتا ہے اس واسطے دُعا جامع کرنی چاہئے۔''

(ملفوظات جلد5 صفحہ 187-188)

شرط آداب الدعاء کے خلاف ہے

''اپنے ایمان کو مشروط کرنا بڑی بھاری غلطی اور ٹھوکر کا موجب ہے۔ دُعاؤں میں استقلال اور صبر ایک الگ چیز ہے اور اَڑ کر مانگنا اور بات ہے۔ یہ کہنا کہ میرا فلاں کام اگر نہ ہوا تو مَیں انکار کر دوں گا یا یہ کہہ دُوں گا یہ بڑی نادانی اور شِرک ہے اور آداب الدُّعا سے ناواقفیت ہے۔ ایسے لوگ دعا کی فلاسفی سے ناواقف ہیں۔ قرآن شریف میں یہ کہیں نہیں لکھا ہے کہ ہر ایک دعا تمہاری مرضی کے موافق میں قبول کروں گا۔'' (ملفوظات جلد2 صفحہ 296)

''دُعا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ شرط باندھنا بڑی غلطی اور نادانی ہے۔ جن مقدس لوگوں نے خدا کے فضل اور فیوض کو حاصل کیا۔ انہوں نے اس طرح حاصل کیا کہ خدا کی راہ میں مَر مَر کر فنا ہو گئے۔''

(ملفوظات جلد2 صفحہ 299)

قرآن کریم کی دعاؤں کو بغیر تغیر و تبدل کے پڑھے

''جو دعائیں قرآن شریف میں ہیں ان میں کوئی تغیر جائز نہیں۔ کیونکہ وہ کلام الٰہی ہے وہ جس طرح قرآن شریف میں ہے اسی طرح پڑھنا چاہئے ہاں حدیث میں جو دعائیں آئی ہیں۔ ان کے متعلق اختیار ہے کہ صیغہ واحد کی بجائے صیغہ جمع پڑھ لیا کریں۔'' (ملفوظات جلد5 صفحہ 194)

بقیہ از صفحہ 2 سوال و جواب

سب کچھ سمجھتے ہیں۔

س: ہم احمدی کس لحاظ سے خوش قسمت ہیں؟

ج: فرمایا! ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ ہمیں حضرت مسیح موعود نے ان چیزوں سے بچا کر ایسی رہنمائی فرمائی ہے کہ اصل حقیقت جاننے کے لئے فرمایا کہ تم آنحضرت ﷺ کی طرف دیکھو۔ آنحضرت ﷺ نے یہ حقیقت بیان فرمائی کہ ہر معاملے میں اعتدال اور اس کا حق ادا کرنا ہے یہ حقیقی دین ہے۔ آپ نے فرمایا کہ بیشک عبادت ضروری ہے عبادت انتہائی ضروری ہے مقصد ہے پیدائش کا لیکن تیرے نفس کا بھی تجھ پر حق ہے تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے اور تیرے ہمسائے کا بھی تجھ پر حق ہے اور ان کے حصول کے لئے ہمیں تین قسم کے ذرائع کا استعمال کرنا ضروری ہے۔ پہلی بات تو دعا اور اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنا اور عبادت ہے دوسرے نفس پر قابو پانا جذبات کو دبانا انسانی نفسیات پر غور کرنا۔ تیسرے اپنے کام اور اپنے پیشے میں دیانت سے کام لینا اور دنیاوی اور سائنس کا علم حاصل کرنا ضروری ہے۔

س: وہ کون سا ذریعہ ہے جس سے انسان کو ساری چیزیں مل جاتی ہیں؟

ج: فرمایا! اخلاق کے لئے کوشش کرنے سے اخلاق مل جائیں گے مادیات کے لئے کوشش کرنے سے مادیات حاصل ہو جائیں گی۔ دنیاوی ترقی حاصل ہو جائے گی مگر ہر ایک کوشش کا نتیجہ اس دائرے کے اندر محدود رہے گا اس سے باہر نہیں نکلے گا مگر روحانیت کی درستی کرنے والوں کو ساری چیزیں مل جائیں گی۔ صحابہ رضوان اللہ علیھم کے سچ کے معیار ایک نمونہ تھے۔ تجارت میں دیانتداری کی وجہ سے مسلمانوں کے سپرد دنیا والے بے دھڑک اپنی تجارتیں کر دیا کرتے تھے۔ رعایا سے انصاف دیکھ کر لوگ چاہتے تھے کہ مسلمان ہمارے حکمران ہوں۔

س: خطبہ جمعہ میں خدا سے تعلق کے ضمن میں ایک تاجر اور قاضی کی کون سی مثال بیان ہوئی؟

ج: فرمایا! حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود اللہ تعالیٰ سے تعلق کے ضمن میں ایک تاجر کی مثال بیان فرمایا کرتے تھے کہ اس نے ایک بڑی رقم اپنے شہر کے قاضی کو امانت کے طور پر رکھوائی اور سفر پر جا رہا تھا کہ سفر سے واپسی پر لے لوں گا جب واپس آیا اور اپنی رقم کی تھیلی مانگی تو قاضی صاحب نے صاف انکار کر دیا کہ میں نے کوئی امانت نہیں رکھی اور نہ میں امانتیں رکھا کرتا ہوں۔ اسے کسی نے بتایا کہ بادشاہ فلاں دن اپنا دربار لگاتا ہے اور ہر شخص کی پہنچ اس تک ہوتی ہے۔ تم بھی جا کر اپنا معاملہ پیش کرو۔ اس نے ایسا ہی کیا مگر کیونکہ اس کے پاس ثبوت کوئی نہیں تھا اس لئے بادشاہ نے کہا کہ بغیر ثبوت کے تو قاضی کو پکڑا نہیں جا سکتا۔ ہاں بادشاہ نے خود ہی ایک صورت بتائی کہ فلاں دن میری سواری اور جلوس نکلے گا شہر میں جائے گا تم اس دن قاضی کے قریب کھڑے ہو جانا۔ میں جب آؤں گا تو تم سے بے تکلفی سے باتیں کروں گا۔ تم بتانا کہ ایک شخص کے پاس امانت رکھی ہوئی تھی اس کا جھگڑا چل رہا ہے وصولی کی کوشش میں ہوں۔ بادشاہ نے کہا کہ اس پر میں تمہیں کہوں گا وہیں قاضی کے سامنے ہی کہ اس جھگڑے کے حل کے لئے میرے پاس تم آ جاتے پھر تم کہنا کہ اچھا گر حل نہ نکلا تو میں آپ کے پاس آؤں گا چنانچہ اس دن جب بادشاہ آیا اس تاجر نے ایسا ہی کیا۔ سوال جواب ہوئے۔ قاضی بھی جو بادشاہ کے استقبال کے لئے موجود تھا کھڑا یہ باتیں سن رہا تھا۔ جب بادشاہ کی سواری آگے چلی گئی تو قاضی صاحب تاجر کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ تم ایک دن میرے پاس آئے تھے اور کسی امانت کا ذکر کیا تھا۔ میرا حافظہ کمزور ہے کچھ نشانیاں بتاؤ تو تاجر نے وہی نشانیاں جو پہلے بتائی تھیں دوبارہ بتا دیں تو اب چونکہ قاضی بادشاہ کا رویہ اور سلوک دیکھ چکا تھا تو فوراً بولا یہ نشانیاں پہلے کیوں نہیں بتائیں امانت میرے پاس محفوظ ہے ابھی لا کر دیتا ہوں۔ تو جب ایک دنیوی بادشاہ جس کو محدود طاقت ہے اس کی دوستی انسان کو یہ مقام دے سکتی ہے کہ بڑے بڑے لوگ اس سے ڈرتے ہیں تو یہ کس طرح ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کی دوستی کسی کو حاصل ہو اور دنیا اس کے قدموں پر نہ گر جائے۔

س: حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آخر کیا نصائح بیان فرمائیں؟

ج: فرمایا! خدا تعالیٰ کی کسی سے دشمنی نہیں ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم کامل طور پر اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے آگے ڈال دیں۔ اس کے آستانے پر اپنے آپ کو گرا دیں تو آپ ہی آپ سب کچھ حاصل ہو جائے گا۔ اور جو ترقی ہمارے لئے ضروری ہے آپ ہی آپ ہمیں مل بھی جائے گی۔ پس ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ خدا کو حاصل کریں۔ خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے مذہب کی حقیقت کو سمجھیں خدا تعالیٰ کی محبت کو ایک ایسی شئے بنائیں جو طبعی چیز بن جائے اور یہی چیز ہمارے اخلاق کے بھی اعلیٰ معیار قائم کرنے والی ہوگی اور دنیاوی ترقیات بھی ہم حاصل کرتے چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے نور سے اگر ہم حصہ لینے کی کوشش کریں تو تبھی ہم حقیقت میں فیض پا سکتے ہیں۔ جب ہم ایک لگن کے ساتھ اس نور سے حصہ لینے کی کوشش کریں گے تو جھوٹ جو اندھیرا ہے وہ بھی ہم سے خود بخود الگ ہو جائے گا۔ سستی، فریب اور دغا اور دوسری جو برائیاں ہیں دوسروں کے حق مارنا یہ سب ظلمات ہیں۔ یہ بھی خود بخود دور ہو جائیں گے اللہ تعالیٰ کے نور کی وجہ سے ہمارے اخلاق بھی بلند ہوتے چلے جائیں گے اور دنیاوی ترقیات بھی ملتی رہیں گی۔ پس اس معاشرے میں رہتے ہوئے اپنی نسلوں کو اگر دنیا داری کے بداثرات سے بچانا ہے مذہب اور اخلاق کا جوڑ انہیں سمجھانا ہے دنیاوی ترقی کو بھی حقیقی مذہب کے تابع ثابت کر کے انہیں مذہب سے جوڑنا ہے یعنی ان کی نسلوں کو تو ہمیں اللہ تعالیٰ سے حقیقی تعلق جوڑنے کی خود بھی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

نکاح فارم ایک اہم دستاویز ہے

(اس کو انتہائی احتیاط سے پر کریں)

۞ نکاح فارم نہایت اہم دستاویز ہے۔ اس کو انتہائی احتیاط سے پُر کرنا چاہئے۔ کسی سرکاری دفتر میں ایسا کام ہو جہاں ازدواجی حیثیت کو ظاہر کرنا ہو جیسے شناختی کارڈ بنواتے ہوئے یا کسی ایمبیسی کا کیس ہو اسی نکاح فارم کی ضرورت پڑتی ہے۔ جہاں اس کی اہمیت بہت زیادہ ہوگئی ہے وہاں ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم پوری ذمہ داری کے ساتھ اس کو پُر کریں۔ اگر نکاح فارم پُر کرتے ہوئے درج ذیل باتوں کا خیال رکھا جائے تو بہت سے مسائل خود بخود حل ہو جاتے ہیں۔

(1) ہدایات کا وہ صفحہ جو ہر نکاح فارم کی کاپی کے ساتھ لگا ہوتا ہے اچھی طرح پڑھ لیا جائے اور اس میں لکھی ہوئی ہدایات کے مطابق فارم پُر کیا جائے تو کئی قسم کی دقتوں سے بچا جا سکتا ہے۔

(2) لڑکے اور لڑکی کا نام لکھتے ہوئے تمام کوائف (نام/ولدیت/تاریخ پیدائش وغیرہ) برتھ سرٹیفکیٹ/شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کے مطابق لکھے جائیں۔ خاص طور پر نام درست لکھا جائے۔

(3) تاریخ پیدائش لکھتے ہوئے سرکاری کاغذات کو مدنظر رکھا جائے۔ جس کاغذ کی بنیاد پر آپ نے اپنے تمام سرکاری کاغذات تیار کئے ہیں یا کروانے ہیں اسی کے مطابق نکاح فارموں پر تاریخ پیدائش لکھی جائے۔

(4) تحریر صاف اور خوشخط ہو۔ کالی سیاہی استعمال کی جائے۔ کٹنگ نہ کی جائے اور نہ ہی بلینکو وغیرہ یا مٹانے کے لئے کوئی ایسی چیز استعمال کی جائے جس سے فارم مشکوک ہوتا ہو۔ اگر کسی وجہ سے کوئی ایسی غلطی ہوگئی ہے تو بہتر ہے کہ نکاح سے قبل سارا نکاح فارم دوبارہ پر کر لیا جائے۔ تھوڑی سی دیر آپ کو بڑی پریشانی سے بچا سکتی ہے۔

(5) نکاح کے بعد فارم پر کسی غلطی کی صورت میں قطعاً اس پر کوئی کسی بھی قسم کی تبدیلی از خود نہ کریں بلکہ نظارت سے رجوع کریں اور باقاعدہ درخواست دے کر طریقہ کار کے مطابق اس پر تبدیلی کروائیں۔ اگر آپ نے خود نکاح فارموں پر تبدیلی کر لی اور اس کو کسی جگہ پیش کر دیا۔ جب اس نکاح فارم کی تصدیق دفتر سے کی جائے گی تو دفتر اس کی تصدیق نہیں کرے گا۔ جس کی وجہ سے آپ کو کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا پھر اس معاملے میں دفتر بھی آپ سے کسی قسم کا تعاون نہیں کرے گا۔

ان تمام پیچیدگیوں سے بچنے کے لئے بہتر ہے کہ نکاح فارم کو پر کرتے ہوئے انتہائی احتیاط کی جائے اور تمام کوائف سرکاری کاغذات کے مطابق لکھے جائیں اور کوشش کی جائے کہ اعلان نکاح سے مناسب وقت پہلے نکاح فارم مکمل کر لیا جائے تا کہ تمام ضروری کاغذات کو دیکھا جا سکے۔ اگر کوئی کمی یا خامی پائی جائے تو درستی کے لئے وقت کی گنجائش ہو۔ اگر کسی معاملے میں کوئی دقت یا پریشانی ہو تو دفتر سے راہنمائی لینے میں بھی آسانی ہو۔ نظارت سے رابطے کے لئے نکاح فارموں پر ہی نظارت رشتہ ناطہ کا پوسٹل ایڈریس، فون نمبر اور فیکس نمبر لکھا ہوا ہے کسی بھی ذریعہ سے رابطہ کر کے راہنمائی لی جا سکتی ہے۔

(ناظر اصلاح وارشاد رشتہ ناطہ)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

یکم جون 2015ء

12:25 am	فیتھ میٹرز
1:30 am	Roots to Branches (احمدیت: آغاز سے ترقیات تک)
2:00 am	اوپن فورم
2:40 am	حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا دور خلافت
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 29 مئی 2015ء
4:10 am	سوال وجواب
5:00 am	عالمی خبریں
5:25 am	تلاوت قرآن کریم
5:40 am	آؤحسن یار کی باتیں کریں
5:50 am	یسرنا القرآن
6:20 am	گلشن وقف نو لجنہ اماء اللہ
7:25 am	حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا دور خلافت
7:40 am	Roots to Branches (احمدیت: آغاز سے ترقیات تک)
8:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 29 مئی 2015ء
9:20 am	اوپن فورم
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	دورہ مشرق بعید 18 دسمبر 2013ء
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:35 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
1:55 pm	فرنچ سروس
3:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 6 فروری 2015ء (انڈونیشین ترجمہ)
4:05 pm	فیضان خلافت۔ مشاعرہ
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:15 pm	درس حدیث
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 14۔اگست 2009ء
7:05 pm	بنگلہ پروگرام
8:10 pm	فیضان خلافت۔ مشاعرہ
9:00 pm	راہ ہدیٰ
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	دورہ مشرق بعید

2 جون 2015ء

12:10 am	صومالیہ سروس
12:45 am	خلافت قدرت ثانیہ
1:30 am	راہ ہدیٰ
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 14۔اگست 2009ء
4:05 am	فیضان خلافت
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	درس حدیث
5:50 am	الترتیل
6:30 am	دورہ مشرق بعید
7:15 am	کڈز ٹائم
9:00 am	طب وصحت
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	درس ملفوظات
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	گلشن وقف نو
1:00 pm	آؤ اردو سیکھیں
1:30 pm	آسٹریلین سروس
1:55 pm	سوال وجواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 29 مئی 2015ء (سندھی ترجمہ)
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم
5:15 pm	درس ملفوظات
5:30 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	فیتھ میٹرز
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:00 pm	سپینش سروس
8:30 pm	آؤ اردو سیکھیں
9:00 pm	وصیت
10:00 pm	خلافت قدرت ثانیہ
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	گلشن وقف نو

3 جون 2015ء

12:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 29 مئی 2015ء (عربی ترجمہ)
1:30 am	آؤ اردو سیکھیں
2:00 am	نور مصطفویؐ
2:15 am	آسٹریلین سروس
3:00 am	فیتھ میٹرز
4:00 am	سوال وجواب
5:10 am	عالمی خبریں
5:25 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	درس ملفوظات
5:45 am	یسرنا القرآن
6:05 am	گلشن وقف نو
7:10 am	آؤ اردو سیکھیں
7:30 am	نور مصطفویؐ
7:55 am	سٹوری ٹائم
8:15 am	وصیت
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	درس حدیث
11:35 am	الترتیل
12:05 pm	تعلیم وتربیتی پروگرام
1:00 pm	شام غزل
2:00 pm	سوال وجواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 29 مئی 2015ء (سواحیلی ترجمہ)
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم
5:25 pm	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 14۔اگست 2009ء
7:05 pm	بنگلہ پروگرام
8:10 pm	دینی وفقہی مسائل
8:50 pm	کڈز ٹائم
9:25 pm	فیتھ میٹرز
10:25 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	تعلیم وتربیتی کلاس

ٹینڈے

ٹینڈوں کا مزاج خشک اور سرد تر ہوتا ہے۔ خشک کھانسی اور گرمی کے بخار وغیرہ میں اس کا استعمال بے حد مفید ہے۔ گرمیوں میں ٹینڈے کا سوپ کالی مرچ اور نمک ڈال کر پینے سے دماغ کو تقویت ملتی ہے۔ یہ پیشاب کی جلن کو ختم کرنے کے علاوہ نظام اخراج کے مختلف مسائل کے خاتمے میں بھی معاونت فراہم کرتے ہیں۔ یہ قبض کشا اور زود ہضم ہوتے ہیں مگر بادی والے حضرات کو دیر سے ہضم ہوتی ہے تاہم انہیں پکانے کے دوران گرم مصالحے کا استعمال کرنے سے یہ سبزی ہر قسم کے مزاج رکھنے والے افراد کو موافق آجاتی ہے۔ نزلہ، زکام اور سینے میں بلغم کی شکایت والے افراد کے لئے نقصان دہ ہے۔ ٹینڈے جتنے چھوٹے اور گول ہوں اتنے ہی فائدہ مند ہوتے ہیں جبکہ بڑے ٹینڈوں کے بیج سخت ہوتے ہیں جو معدے کے لئے تکلیف کا باعث بنتے ہیں۔

(جہان پاکستان 18 مارچ 2015ء)

ربوہ میں طلوع وغروب 29 مئی

طلوع فجر	3:27
طلوع آفتاب	5:02
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	7:09

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

29 مئی 2015ء

6:25 am	دورہ مشرق بعید 18 دسمبر 2013ء
8:20 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9:50 am	لقاء مع العرب
12:40 pm	حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا دور خلافت
1:20 pm	راہ ہدیٰ
4:00 pm	دینی وفقہی مسائل
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 29 مئی 2015ء

نوزائیدہ اور شیر خوار بچوں کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
جرمن ادویات کا مرکز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے) فون: 047-6211510
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 0344-7801578

WARDA فیبرکس
تبدیلی آ نہیں رہی تبدیلی آ گئی ہے لان ہی لان
کرینکل شفون دوپٹہ 4P کلاسک لان 3P ڈیزائنر لان شرٹ پیس
400/450 750/- 950/-
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ 0333-6711362

ہو تیرا ہی فضل خدایا
امپورٹڈ کاسمیٹکس۔ پرفیوم لیڈیز بیگ۔ جیولری کیلئے
ڈسکاؤنٹ مارٹ ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
فون نمبر: 0333-9853345

اٹھوال فیبرکس
کرینکل دوپٹہ، اتحاد، فردوس، عجوہ، برکھا، نور
سوہانی اور بے بی پرنٹ لان چیلنج ریٹ پر
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ اعجاز احمد طاہر اٹھوال: 0333-3354914

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
فون دکان 6212837
Mob:03007700369
اقصیٰ روڈ ربوہ

کلاسیکا پٹرولیم احمد نگر
احمدی بھائیوں کا اپنا پٹرول پمپ
معیار اور مقدار میں۔ ایک نیا نام
با اخلاق عملہ۔ ٹک شاپ کی سہولت
24 گھنٹے نان اسٹاپ سروس
0331-6963364,047-6550653

لبرٹی فیبرکس
گل احمد، SANA & SAFINAZ, NISHAT
فردوس، Warda Print، اتحاد، لاکھانی، CHARIZMA
NATION, MARJAN کے علاوہ
نارمل لان پرنٹ سوس کڑھائی اور اوریجنل بوتیک کے علاوہ
اچھی مردانہ ورائٹی میں سادہ اور کڑھائی والے آرٹیکلز کیلئے تشریف لائیں
اقصیٰ روڈ نزد اقصیٰ چوک ربوہ 0092-476213312